ان کی تحسین کی گئی ہے کہ وہ "حقیقت پسند انسان تھے"، خواب نہیں دیکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ مسلمان نئے نظام میں اپنا مقام پیدا کریں۔ حالانکہ آزادی کی جنگ پہلے بھی جن لوگوں نے لڑی تھی وہ نئے نظام میں مقام بنانے والے لوگ نہ تھے اور بعد میں بھی آزادی و استقلال کے لیے جو مہم چلی ہے وہ "مقام بنانے والوں" کی مرہونِ منت نہیں ہے۔ اختصار اور چیز ہے اور تاریخ کے ساتھ انصاف اور چیز۔ مؤرخ کسی درجے کا بھی ہو، دراصل ٹکراتی ہوئی قوتوں کے متعلق قلم اٹھاتا ہے تو وہ ایک طرح سے جج کی پوزیشن اختیار کرتا ہے۔ امید ہے کہ پروفیسر محمد خلیل اللہ ان خیر خواہانہ گذارشات پر غور کریں گے۔

کلمہ طیبہ اور فلسفۂ نماز

از مولینا سید فردوس شاہ قصوری

صفحات ۱۱۲، قیمت ۲/ روپے

ناشر: مکتبۂ نذیریہ

منیر شہید روڈ۔ بالمقابل جاوید مارکیٹ

اچھرہ۔ لاہور

مکتبہ نذیریہ کچھ عرصے سے مسلسل تبلیغی لٹریچر چھاپ رہا ہے یہ مختصر کتاب بھی اس کے سلسلۂ خدمات کی ایک کڑی ہے اور اسے مولینا سید فردوس شاہ صاحب نے تلمبند فرمایا ہے۔ سید صاحب ایک ایسے خادم دین بزرگ ہیں کہ ان کی تحریروں پر تنقید و تبصرہ کرتے ہوئے کچھ بوجھ سا محسوس ہوتا ہے۔ پس میں تعارف ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔

بہ حیثیت مجموعی یہ مفید رسالہ ہے اور اس میں سادہ طریقے سے مگر قرآنی دلائل اور احادیث اور بزرگوں کے حوالوں سے باتوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ زیادہ بحث کلمۂ طیبہ پر ہے اور مقصود توحید کا اثبات اور شرک کا ابطال ہے۔ آخر میں چند اوراق میں نماز کی دین میں اساسی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ اور ترکِ صلوٰۃ کے ایمانی خطرے سے آگاہ کیا گیا ہے۔ ایسے مضامین کو پڑھنا اور پھیلانا چاہیے۔

بعض ارشادات ہمارے ناقص فہم میں سوالات پیدا کر گئے۔ مثلاً ایک جملہ ہے: "یہ روح (عجز و تذلل) نماز صدقہ، روزہ، دعا، استغفار، استعانت وغیرہ میں اگر ناپید ہو جائے تو یہ افعال عبادت نہیں ہوں گے۔" (ص ۱۱) سوال یہ ہے کہ یہاں دعوت الی اللہ، سعیٔ غلبہ دین، ہجرت اور جہاد جیسی عبادت کا کوئی حوالہ کیوں نہیں؟ غنیمت ہے کہ آگے ص ۱۱ پر روئے سخن کچھ ادھر بھی ہوا ہے۔ پھر یہ بات کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت اور شدید محبت کے لائق نہیں (ص ۱۲) اس میں ذکر اطاعت کیوں شامل نہیں؟ پھر یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ "رب، خالق، مالک، رازق وغیرہ تمام صفات کو قرآن مجید اللہ کی پہچان اور معرفت کے لئے لاتا ہے" (ص ۲۱)